© rasailojaraid.com

خصوصیت اس کی اثر انگیزی اور پُر سوزی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے مسلم نوجوان اس کو دل چسپی سے پڑھیں گے اور اثر لیں گے۔

اسلام اور غیر اسلامی تہذیب ترجمہ مولوی شمس تبریز خاں۔ صفحات ۱۹۶۔ تقطیع $\frac{22\times18}{8}$۔ کتابت طباعت عمدہ مجلد مع گرد پوش قیمت ۰۰-۹ روپے

پتہ:- مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

یہ کتاب تاریخ اسلام کے مشہور عالم و مصلح امام ابن تیمیہ کی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم مخالفۃ اصحاب الجحیم" کا ملخص ترجمہ ہے۔ کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے، کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں مسئلہ تشبہ کے مختلف پہلوؤں پر کلام ہے، دوسرا باب اس امر کی وضاحت میں ہے کہ اسلام کا رویہ اپنے سے پہلے مذاہب کے ساتھ کیا ہے۔ اور تیسرے باب میں دیگر مذاہب و اقوام کے تہواروں اور ان کی تقریبات کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ اور تینوں ابواب میں امام ابن تیمیہ کا اپنا مخصوص انداز تحریر نمایاں ہے کہ بات میں سے بات نکالتے ہوئے بڑے بڑے اہم نکات بیان کرتے چلے گئے ہیں۔ کتاب کا موضوع اگرچہ تمام تر مذہبی و اصلاحی ہے مگر اس سے اس وقت کے مسلم معاشرے کے بہت سے رسم و رواج اور طور و طریق پر بھی اچھی خاصی روشنی پڑتی ہے۔

کسی ترجمے کی ایک بڑی کامیابی یہ ہوتی ہے کہ اصل مضمون میں کمی بیشی نہ کرنے کے باوجود اس میں "ترجمہ پن" نہ جھلکنے پائے اس لحاظ سے فاضل مترجم مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ابن تیمیہ کے سیل بے کراں کی منڈیریں بھی باندھی ہیں اور ساتھ ہی عبارت ایسی رواں اور مربوط و مسلسل ہے کہ ترجمہ مستقل کتاب معلوم ہوتا ہے۔ پھر جا بجا مفید حواشی اور تمہیدی و توضیحی اضافوں نے مضمون کا سمجھنا بہت آسان کر دیا ہے۔

یہ کتاب امام موصوف کی مقبول ترین کتابوں میں ہے یہ غالباً سب سے پہلے ہندوستان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہی سے نواب صدیق حسن خاں کی کتاب "الدین الخالص" کے حاشیہ پر ۱۳۱۲ھ میں چھپی تھی پھر ۱۳۲۵ھ میں المطبعۃ الشرفیہ مصر سے چھپی اور اس کے بعد مطبعۃ انصار السنۃ نے ۱۹۵۰ء میں اس کا بہت عمدہ ایڈیشن چھاپا۔

امام ابن تیمیہ کے مشہور زمانہ تفردات سے قطع نظر ان کی تصانیف کی جو افادیت ہے وہ کبھی ختم نہ ہوگی، جس طرح دورِ قدیم میں غیر اسلامی تہذیبوں سے ملت اسلامیہ متاثر ہو رہی تھی آج کے دور میں بھی مختلف تہذیبیں بڑے زور شور سے پوری طرح مدلل و مبرہن ہو کر یورش کر رہی ہیں اس موقع پر مجلس تحقیقات و نشریات اسلام نے اس کتاب کو شائع کر کے بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

امام ابن تیمیہ کے ہاں بعض دوسرے ائمہ حدیث کی طرح حدیثوں کی نقد و جرح کے سلسلہ میں ایک گونہ تشدد ہے[1] اس لئے اچھا ہے کہ انکی کتابوں سے استفادہ کے وقت احادیث کو از خود بھی تلاش کر لیا جائے اور دیگر ائمہ حدیث کی آراء کی روشنی میں ان کا مقام صحت و سقم متعین کیا جائے اس بیان سے احادیث کی تخریج بھی ہو جائے گی جو ایک اہم کام ہے۔

مثال کے طور پر زیر نظر کتاب میں ص ۱۲۸ پر حدیث "من وسع علی عیالہ یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ سائر سنتہ" کو امام موصوف نے موضوع کہا ہے حالانکہ یہ حدیث متعدد طرق سے منقول ہے امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ اسانید الگ الگ اگرچہ ضعیف ہیں مگر "اذا ضم بعضہا الی بعض اخذت قوۃ" اس کے علاوہ حافظ ابن عبدالبر نے کتاب الاستذکار میں اس کو حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند کو صحیح مسلم کے معیار پر صحیح قرار دیا ہے۔ نیز حافظ ابوالفضل بن ناصر اور حافظ عراقی وغیرہ نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے اس کی مفصل بحث راقم کی کتاب

---

[1] ملاحظہ ہو الرفع والتکمیل ص ۱۹۵ و حاشیہ الرفع والتکمیل ص ۱۳۱ والاجوبۃ الفاضلۃ ص ۱۶۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"انتخاب الترغیب" جلد ۲ صفحہ ۳۵ میں ہے ۔

اسی طرح صفحہ ۱۲۴ پر الدعاء موقوف بین السماء والارض حتی تصلی علی نبیک کو قبر نبوی پر دعاء کے متعلق قرار دیا ہے ۔ حالانکہ یہ عام ہے قبر نبوی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

کتاب میں دو ایک جگہ قابل ترمیم عبارات اور قابل اصلاح اغلاطِ کتابت نظر پڑیں ۔ مثلاً صفحہ ۷۰ "یہ مخالفت بغض للہی نہیں" یہ ایک عامیانہ محاورہ ہے جو بے جا عناد اور بغض بے سبب کے مفہوم میں ہے ، شریعت کی اصطلاح میں تو "بغض للہ" اور "حب فی اللہ" بہت اعلیٰ درجہ کے اوصافِ حمیدہ میں سے ہیں ۔

صفحہ ۱۴۹ "ایسے حالات میں ان حالات کا شکار ہو جاتے ہیں" یہاں "ان عادات" یا "ان افعال" ہونا چاہئے ۔

صفحہ ۱۰۷ پر زید بن عمرو بن نفیل کے متعلق ہے کہ "وہ قریش کا ذبیحہ نہیں کھاتا تھا" بہتر ہو کہ آئندہ طباعت میں "نہیں کھاتے تھے" کر دیا جائے ۔

یہ زید بن عمرو اسلام سے قبل وفات پا چکے تھے (اصابہ ج ۳ صفحہ ۳۱ میں ان کا تذکرہ ہے) ، تاہم ان کی فطرتِ سلیمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے تعلق کا تقاضا ہے کہ ان کا نام اس طرح لیا جائے جو ہمارے حلقوں میں احترام کی تعبیر ہے ۔

صفحہ ۱۰۸ پر ابن شیبہ ہے ، ابن ابی شیبہ ہونا چاہیئے

صفحہ ۱۲۴ "اذان کو سنی تھی" چھپ گیا ہے ، اذان سنی تھی یا اذان کو سنا تھا ہونا چاہیئے ۔

ان چند معروضات سے قطع نظر اصل کتاب اور اس کی ترجمانی دونوں ہی قابلِ تحسین و لائق ستائش ہیں ۔ ہم اپنے ناظرین سے اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں ۔

فہرست کتب اور ادارہ کے قواعد و ضوابط طلب فرمائیے ۔

© rasailojaraid.com